کیا قرآن نے بائیبل کو منسوخ کر دیا ہے؟

بہت سے مسلمان مانتے ہیں کہ بائیبل کی کتابیں تورات، زبور، انجیل اور صحائف انبیاء خدا کی طرف سے دی گئیں، تاہم کچھ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کتابوں کو قرآن نے آکر منسوخ کر دیا ہے۔

کیا یہ دعویٰ صحیح ہے؟

ہمارا مطالعہ یہ ہے کہ یہ دعوی ٹھوس ثبوت پر مبنی نہیں۔ قرآن جسے تابعین اور تبع تابعین نے سمجھا اور اس کی تشریح کی، ان کے نزدیک لفظ نسخ دراصل قرآن میں قرآن ہی کی کچھ آیات کے بارے میں آیا ہے۔ آیئے اس شہادت پر غور کرتے ہیں۔

اسلام میں نسخ و المنسوخ کے عقیدہ کا پس منظر

اس موضوع پر نامی گرامی بزرگان اسلام نے بہت کچھ لکھا ہے۔ قرآن کے ابتدائی مفسرین کے علاوہ جید علماء جیسے امام الشافعی اور دیگر ہستیوں جیسے ابو عبید سلام، ابو داؤد، ابو جعفر نحاس، ابن الانباری اور جلال الدین سیوطی نے آیات کی اسباب نزول کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے یہ بحث کی ہے کہ کیسے کئی آیات قرآن کی منسوخ ہو چکی ہیں۔ اس نظریہ کا پورا عنوان نسخ، الناسخ والمنسوخ ہے۔ سادہ مطلب اس عقیدہ کا یہ ہے کہ قرآن کی کچھ آیات کو قرآن ہی کی دوسری آیات نے جو پیغمبر اسلام کی نبوت کے آخری حصہ میں نازل ہوئیں منسوخ کر دیا اور ان پر عمل کرنا ضروری نہیں۔ اس عقیدہ کے ثبوت میں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۰۶ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ۭ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہم اپنی جس آیت کو منسوخ کر دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں، اس کی جگہ اس سے بہتر لاتے ہیں یا کم از کم ویسی ہی. کیا تم جانتے نہیں ہو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے؟

نسخ و منسوخ کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ کچھ آیات قرآن کی ایسی بھی ہیں جن کے بدلے کوئی دوسری آیات نازل نہیں ہوئیں۔ پھر اس عقیدہ کا تیسرا حصہ یہ ہے کہ کچھ آیات قرآن کی صحابہ تلاوت کرتے تھے لیکن جب قرآن اکٹھا کیا گیا تو وہ شامل نہیں ہوئیں۔ کیونکہ خدا نے ان کی یاداشت دلوں سے نکال دی۔ منسوخ ہوئیں آیات کی تعداد پانچ سے کئی سو تک پہنچتی ہے۔ ضمناً یہ بحث کافی نزاعی بھی ہے۔ ہمارا مقصد یہاں پر صرف اتنا ہے کہ واضح ہو کہ نسخ و منسوخ کا سلسلہ قرآن کا معاملہ ہے، اس میں پہلی کتابیں یعنی کلام مقدس شامل نہیں۔

جب مخالفین نے پیغمبر اسلام پر قرآن میں متضاد آیات دینے کا الزام لگایا تو اس کے جواب میں یہ وحی نازل ہوئی: وَ اِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا نازل کرے۔ تو کہتے ہیں کہ تم مفتر ہو یعنی یہ قرآن خود گھڑتے ہو۔ لیکن اکثر لوگ حقیقت سے ناواقف ہیں (سورۃ النحل آیت ۱۰۱)۔

اب جب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اس آیت میں یہ نہیں آیا کہ اللہ نے ایک کتاب کو منسوخ کر کے دوسری کتاب نازل کی بلکہ قرآن کی ایک آیت کے بدلے دوسری آیات نازل کی۔ سیاق و سباق سے اور دیگر احوال اور روایات سے بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں پیغمبر اسلام پر نازل ہوئی پہلی آیات کی جگہ دوسری آیات کے اترنے کا ذکر ہے نہ کہ توریت، زبور اور انجیل اور صحائف انبیاء کی آیات کے منسوخ ہونے کا۔

قرآن کی گواہی

قرآن جو تمام مسلمانوں کے لئے اول درجہ کی گواہی ہے وہ کہیں بھی یہ نہیں کہتا کہ پہلی کی کتابیں منسوخ ہو گئیں بلکہ ان کی تصدیق کرنے کی شہادت پیش کرتا ہے۔ مثلاً سورۃ آل عمران میں نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اُس نے تم پر یہ کتاب نازل کی، جو حق لے کر آئی ہے اور تصدیق کر رہی ہے ان کی جو ان کے ہاتھوں میں ہے۔ دیگر آیات میں مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ اور مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ مزید یہ کہ اگر قرآن نے اہل کتاب کی کتاب کو منسوخ کیا ہوتا تو سورۃ المائدہ کی آیت ۴۳ میں ہمیں یہ بیان نہ ملتا۔ وَ كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَ عِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ اور یہ تمہیں کیسے حکم بناتے ہیں جبکہ ان کے پاس توراۃ موجود ہے جس میں اللہ کا حکم لکھا ہوا ہے۔

دیگر آیات ملاحظہ کریں: 'وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ ۚ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ' اہل انجیل کو چاہئے کہ جو احکام خدا نے اس میں نازل کئے ہیں اس کے

مطابق حکم دیا کریں اور جو کوئی خدا کے نازل کئے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے لوگ نافرمان ہیں (سورہ المائدہ آیت ۴۷)۔ اسی طرح یہ آیت دیکھیں: قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اے اہل کتاب جب تک تم تورات اور انجیل کو اور جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوئیں ان کو قائم نہ رکھو گے کچھ بھی راہ پر نہیں ہو سکتے (سورہ المائدہ آیت ٦٨)۔

کیا ہمیں تورات اور انجیل کی ضرورت ہے؟

کچھ احباب یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اگر کلام مقدس غیر منسوخ بھی ہو تو ہم اس پر عمل نہیں کرتے کیونکہ جو کچھ اس میں ہے وہ پوری تفصیل سے قرآن میں موجود ہے۔ ان کا یہ کہنا قرآن کے برعکس ہے۔ کیونکہ اس کا دعویٰ تو یہ ہے کہ قرآن پہلے کی کتابوں میں موجود ہے۔ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ (سورة ٢٦ آیت ١٩٦) مزید یہ کہ قرآن اس لئے آیا کہ اہل عرب کا ایک خاص عذر دور کر دے۔ کہ 'ہم توریت اور انجیل کی زبانیں سمجھنے سے قاصر ہیں۔ خدا ان لوگوں کی طرح ہمیں کیوں ایک کتاب نہیں دیتا'۔ ملاحظہ ہو سورة الانعام کی آیات ١٥٦: اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ 'سو اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں کو دی گئی تھی، اور ہم کو کچھ خبر نہ تھی کہ وہ کیا پڑھتے پڑھاتے تھے۔'

از روئے قرآن ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ پیغمبر اسلام قرآن کی حقانیت اور ہدایت کے ثبوت میں کلام مقدس کی کتاب کو شانہ بشانہ رکھتے۔ مثلاً سورة القصص کی آیت انچاس: قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى مِنْهُمَآ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ان سے کہو 'اچھا، تو لاؤ اللہ کی طرف سے کوئی کتاب جو اِن دونوں سے زیادہ ہدایت بخشنے والی ہو اگر تم سچے ہو تو، میں اسی کی پیروی اختیار کروں گا'

قرآن پہلی کی کتابوں پر ایمان لانے اور ان میں کسی قسم کی تفریق نہ رکھنے کی تلقین کرتا ہے --- لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ --- (سورة البقرہ آیت ١٣٦)

ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کلام مقدس بائیبل کو پڑھیں کیونکہ قرآن بھی کہتا ہے اس میں ہدایت اور نور ہے۔ دراصل اس میں راہ نجات، گنہگاروں کا انجام اور ایمانداروں کے لئے ہمیشہ کی فردوس کا پیام ہے۔ وہ پیام فردوس صرف مسیح کے وسیلہ سے میسر ہے۔ ان پر ایمان لائیں اور ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہو جائیں۔

(Steven Masood)
sm@itl-usa.org

For further information:

Published by:
Jesus to Muslims
P. O. Box 1555,
Summerfield, FL 34492